



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میں آپ کی خدمت میں اپنی اور لپیٹے بھائیوں کی اپنی والدہ کے ساتھ مشکل صورت حال کو پوش کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ والدہ اس قدر کثرت سے ہمیں طعن و تشنیع کرتی اور برے انداز میں پیش آتی ہیں! جس کی وجہ سے ہم سے بھی بد تعریزی بوجاتی ہے! ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ نافرمان قرار پائیں یا لپیٹے ان شیطانی اعمال کی وجہ سے دنیا و آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں۔ وہنی احکام کی پابندی کی وجہ سے والدہ ہمیں طعن و تشنیع کرتی رہتی ہیں اور "مولویون" کے نام سے ہمیں پکارتی ہیں! حالانکہ انہوں نے خود بھی یہ سومن پارے کی بہت سی سورتیں حفظ کر کھی ہیں۔ سو ماواز و محمرات کے علاوہ ہر منیت کے تین نفل روزے بھی رکھتی ہیں! نیز اس کے علاوہ نفل نمازیں ادا کرتی اور نفل روزے بھی رکھتی ہی۔ ہم لپیٹے بھائی کے ساتھ جب سفر پر روانہ ہونے کے تو اس وقت بھی انہوں نے ہمیں طعن و تشنیع اپنی گاہیاں دیں اور سارا پشا اور وہ ہمارے حب و نسب میں طعن کرتی اور ہماری عزت پاہل کرتی ہیں اور ہمیں ایسی ایسی پد دعائیں دیتی رہتی ہیں کہ کوئی ماں لپیٹے بھوگ کو اس طرح کی بد دعائیں نہیں دے سکتی۔ جس کی وجہ سے ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم اسے پھجوڑ کر کہیں اور لپیٹے جائیں یا پھر ہمیں موت ہی آجائے تاکہ اس کے شہر سے بچ جائیں اور اب صورت حال بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔۔۔ فضیلوا لشیخ! ہمیں اپنی والدہ کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ والدہ کے اس طرز عمل اور اپنی زندگی کے حوالہ سے ہم طبقیں کار اختیار کریں؟

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سوال کے جواب کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو پحمد کو رہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے اگر صحیح ہے تو میں اسے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا پاییے اور اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اگر یہ لپیٹے ٹھوٹ اور بستیوں سے برا سلوک کرے گی تو یہ قطع رحمی اور کبیرہ گناہ ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**فَلَمْ يَعْلَمْ إِنْ تَوَلَّمْ أَنْ تُخْسِدُ وَإِنَّ الْأَرْضَ وَالْجَنَّاتَ وَالْمَاءَ لَغَنِيمَةٌ لِّلَّهِ فَأَنْتَمْ ضَالُّونَ وَأَعْمَلْتُمْ أَبْصَرَتُمْ ۖ ۲۲ ۲۳ ... سورة محمد**

"تم سے عجب نہیں ہے کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو مک میں خرابی کرنے لگو اور لپیٹے رشتہ کو توڑاؤ۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور (ان کی) آنکھوں کو انداھا کر دیا ہے۔"

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(الیخال ابیتہ قاطع) (صحیح البخاری الادب باب اثم الطاعن: ۵۹۸۴) و صحیح مسلم ابر و الصلة باب صفة الرحم و تحریم قطیعہناج: ۲۰۰۶)

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

ماں کا بھوگ کے ساتھ یہ طرز عمل ظلم ہے اور ظلم حرام ہے۔ اس حدیث قدسی میں ہے جسے امام مسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(یاعادی افی حرمت الظلم علی نفی و حسنة میکم نحرماً فلاتکالمو) (صحیح مسلم ابر و الصلة باب تحریم الظلم: ۲۵۷۷ میں حدیث ابن زر رضی اللہ عنہ)

"اے میرے بندو! میں نے لپیٹے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے ماہین اسے تمہارے ماہین بھی حرام قرار دیا ہے لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔"

ظلم قیامت کے دن بہت سی ظلمتوں اور تاریخیوں کا سبب ہے گا۔ غیر اللہ (ملحق) کے حق میں ظلم کو معاف نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کا تعلق حقوق العباد کو ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ "تم مظلوم کس کو کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "مظلوم وہ ہے جس کے پاس در ہم یا ساز و سامان نہ ہو۔" آپ نے فرمایا

ان المظلوم من امتي. من ياتي يوم العقيمة بصلة و صائم و زكوة و ياتي قد شتم هدا و قد قذفت هدا و كل ما هدا و سفك دم هدا و ضرب هدا ففيطى هدا من حسناهه فان فقيت حسناهه قبل ان يلقطني علىه اخذ من نطاياهم فطرحت) (صحیح مسلم ابر و الصلة باب تحریم الظلم: ۲۰۸۱)

مظلوم وہ ہے جو قیامت کے دن نامزد اور روزے کے ساتھ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر برستان لگایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا اور کسی کو مارا پٹا ہوگا تو اس کو بھی اس کی نیکیاں "و دے دی جائیں گی اور اگر اس کے ذمہ حقوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہوں کو لے کر اس پر ڈال دیا جائے گا اور پھر اسے جنم رسید کر دیا جائے گا۔"

اس ماں کے اس طرز عمل کا تتجیہ یہ ہو گا کہ اس کے بیٹے اور بیٹیاں اس کے نافرمان ہو جائیں گے کیونکہ اکثر ویژتھر حاتموں میں انسانی نفوس ظلم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ ماں اپنی اولاد کے نافرمانی میں مبتلا ہونے کا خود ہی سبب ہے گی اور بھر اس کے تیجے میں لپیٹے بھوگ کے ساتھ اس کی زندگی خوش گوار بھی نہیں ہوگی بلکہ ہمیشہ لڑائی، حصر ہوتا رہے گا اور اختلافات اور مشکلات میں اضافہ ہوتا رہے گا لہذا اس ماں کو میری نصیحت ہے کہ یہ طرز عمل کو

صحیح کر لے اپنے بارے میں اور اپنی اولاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے ۱اولاد کے ساتھ پہنچات کو درست کرے اور انکے ساتھ دستور کے مطابق زندگی بسر کرے تاکہ وہ بھی اپنے حقوق کو ادا کر سکیں ابھنین اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب قرار دیا ہے۔

جواب کا دوسرا اپنے ہے کہ اس ماں کے میٹوں اور بیٹیوں کو چاہیے کہ وہ صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے مقدور بھر کوشش کر کے اپنی ماں سے حسن سلوک کریں۔ ماں کی قطع رحمی کے باوجود جو یہ صدھ رحمی کریں گے تو یہ بیشناعش میں رہیں گے انقصان ان کی ماں ہی کو ہو گا امّذ انہیں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کرنا چاہیے۔ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کے پچھے لیے رشتہ دار ہیں کہ یہ تو ان سے صدھ رحمی کرتا ہے مگر وہ اس سے قطع رحمی کرتے ہیں یہ ان سے حسن سلوک کرتا ہے مگر وہ اس سے علم و عقل کا معاملہ کرتا ہے مگر ان کا اس سے معاملہ جہالت پر بھی ہوتا ہے۔ یہ : سن کرنی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا

(لَئِنْ كُنْتَ كَافِلًا تَعْفُمُ الْمُلْ، وَلَا يَرَى مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرًا عَلِيمًا، مَادِمْتَ عَلَى ذَلِكَ) (صحیح مسلم، البر والصلة بباب صفة الرحم و تحريم قطعها ۲۰۰۸)

اگر تمہارا طرز عمل اسی طرح ہے جس طرح تو نے بیان کیا ہے تو گویا تو ان کے چہروں پر گرم را کھو ڈالتا ہے اور جب تک تو لپیٹنے اس حال پر قائم رہے کا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معاون (فرشته) ان کے مقابلہ میں تیری مدد "مکرتا رہے گا۔"

: اور "المل" کا معنی ہے گرم را کھو امطلب یہ ہے کہ تیر سے لیے غیبت ہے نہ کہ تاو ان کیونکہ نبی ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے

(لَيْسَ الْوَصْلَ بِالْكَافِيِّ، وَلَكِنَ الْوَصْلُ الَّذِي أَذْأَتَتْ رَحْمَةً وَصَلَبًا) (صحیح البخاری الادب بباب لبس الواصل بالكافی، ح: ۵۹۹۱)

"صلدر رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدے میں صدر رحمی کرے بلکہ صدر رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صدر رحمی کرے۔"

: ان بیٹیوں اور بیٹیوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنی اس ماں سے مقدور بھر صدر رحمی کریں اس کی جفا اور سکاں دلی پر صبر کریں اور انتظار کریں کہ اللہ تعالیٰ مخصوصی کی کوئی صورت پیدا فرمادے اکیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ شَيْئَ اللَّهُ بِحَلْلِ لَذَّتِهِ بَغْيًا ۖ ۚ وَيَرْثُقُ مَنْ حَيَّثُ لَمْعَنْبَ ۖ ۖ ۖ ... سورة الطلاق

"اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لیے (رنج و محنت) سے مخصوصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو اسی چکر سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و گمان) بھی نہ ہو۔"

هذا ما عندی والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

### ج 4 ص 223

#### محمد فتویٰ

